130828-رمضان المبارک میں دن کے وقت بیوی کو کھانا بنانے کا حکم دینا

سوال

میری بیٹی شادی شدہ ہے، بیٹی اور ہمارا داماد رمضان المبارک میں ہمارے پاس ہمیں ملنے آئے، ایک ہفتہ کے روزے رکھنے کے بعد میرا داماد اپنے دوست واحباب کے ساتھ سیر و تفریح کے لیے گیا تو وہاں انہیں شیطان نے آگھیرا اور انہوں نے روزہ توڑ دیا، اور دوسرے دن میرے داماد نے اپنی بیوی یعنی میری بیٹی سے کھانا بنانے کا کہا تو میری بیٹی نے کھانا تیار کرنے سے انکار کر دیا، تو اس نے قسم اٹھائی کہ اگر کھانا نہ بنایا تو اسے طلاق، اور بیٹی نے بھی قسم اٹھائی کہ وہ کھانا تیار نہیں کریگی.

اس اختلاف سے نکلنے کے لیے میری بیٹی نے اپنی بھابھی سے کہا کہ وہ کھانا تیار کر دے، تو اس نے بھی انکار کر دیا، لیکن میں نے اپنی بہو کو کھانا تیار کرنے پر مجبور کیا تو اس نے کھانا تیار کر دیا حالانکہ وہ کھانا تیار نہیں کرنا چاہتی تھی.

ہمارے داماد اکیلے نے ہی کھانا کھایا ہم نے اس کے ساتھ نہیں کھایا، تو کیا ہم بھی اس کے ساتھ گنہگار ہیں، اور اس گناہ کا کفارہ کیا ہے تا کہ ہم ادا کریں ؟

پسندیدہ جواب

"بلاشک و شبہ رمضان المبارک میں
بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ نہ رکھنا اور روزہ توڑنا کبیرہ گناہ ہے، اور عظیم برائی
شمار ہوتی ہے، لیکن اگر کسی عذر یعنی سفر جو کہ اسی یا ستر کلومیٹر تقریبا ہوتا ہے
اور پیدل یا سواری پر ایک رات کا سفر کہلاتا ہے اسے سفر کہا جائیگا تو اس میں روزہ
نہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں.

لیکن جو گھر میں ہو یا پھر شہر ایک
کنارے سے دوسرے کنارے کے اندر تو یہ سفر نہیں کہلاتا، اور اس میں روزہ نہ رکھنا
کبیرہ گناہ ہوگا.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان
ہے :

{اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں
ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و عدوات میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو}. المآئدۃ
(2).

چنانچہ بغیر عذر روزہ نہ رکھنے والے
شخص کی جو کوئی بھی رمضان المبارک میں مدد کرتا ہے چاہے وہ کھانا پیش کر کے ہو یا
پھر چائے اور پانی وغیرہ یا کوئی اور کھانے کی چیز تو وہ بھی روزہ نہ رکھنے والے کے
گناہ میں شریک ہو گا، لیکن اس کا اپنا روزہ صحیح ہے معاونت کرنے کی بنا پر روزہ باطل
نہیں ہو گا لیکن گناہ ضرور ہے، اسے اس سے توبہ و استغفار کرنی چاہیے۔

سائل بھائی آپ نے جو اپنی بیٹی یا
بہو کو کھانا تیار کرنے پر مجبور کیا ہے اس پر اللہ سے توبہ و استغفار کریں، کیونکہ
آپ نے اسے کھانا تیار کرنے کا کہہ کر غلطی کی ہے، لیکن اس عورت نے اس کی اطاعت نہ
کر کے اچھا کام کیا؛ کیونکہ جب اللہ خالق کی معصیت ہو رہی ہو تو پھر مخلوق میں سے
کسی کی بھی اطاعت نہیں ہو سکتی۔

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے:

"اطاعت و فرمانبرداری تو نیکی و
معروف کے کاموں میں ہوتی ہے"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
بھی فرمان ہے:

اللہ کی معصیت و نافرمانی میں کسی
بھی مخلوق کی اطاعت نہیں ہو سکتی"

یہ شخص مسافر شمار نہیں ہوتا کیونکہ
وہ ان کے پاس ایک ہفتہ رہا ہے، اور ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس شخص کا چار یوم سے زیادہ
ٹھرنے کا عزم تھا، اہل علم کے صحیح قول کے مطابق اسے روزہ رکھنا لازم تھا، جمہور
اہل علم کا یہی قول ہے کہ جب سسرال میں چار یوم سے زیادہ ٹھرنے کا عزم ہو تو ان کے
ساتھ روزہ رکھا جائیگا۔

لیکن چار یا اس سے کم ایام میں روزہ
لازم نہیں جب وہ مسافر ہوں اور اگر روزہ رکھ لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن اگر وہ چار یوم سے زائد ٹھرنے
کا ارادہ رکھتے ہوں تو اس حالت میں روزہ رکھنا چاہیے تاکہ علماء کے اختلاف سے نکلا
جاسکے، اور اکثر کے قول پر عمل ہو جائے.

کیونکہ اصل روزہ ہی ہے، اور روزہ نہ
رکھنے کی اجازت میں شک ہے" انتہی.